Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب گھوڑے اس لئے پالیں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم گھوڑے پالتے تھے

ہمیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پیار ہے اس لئے گھوڑوں سے پیار بھی لازمی ہے

اپنی آنے والی نسلوں پر مہربانی کرکے گھوڑوں کا انتظام کریں۔

چھٹے سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کے اختتام پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

ربوہ ۲۱ امان (مارچ) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ احمدی احباب گھوڑے اس لئے پالیں کہ ہمارے پیارے آقا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی گھوڑے پالتے تھے اور ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیار ہے۔ آپ نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھوڑے سے بہت پیار کیا تھا۔ اور اگر محمدؐ کا پیار ہمارے دلوں میں ہے تو پھر ہمارے لئے گھوڑوں سے پیار بھی لازمی ہے۔

حضرت اقدس ایدہ اللہ الودود نے یہ ارشادات چھٹے سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کی اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہے اس موقعہ پر حضور نے تین روزہ ٹورنامنٹ میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے گھوڑ سواروں کو اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے یہ ٹورنامنٹ ۱۹-۲۰-۲۱ مارچ کو تعلیم الاسلام کالج کے سامنے والی وسیع وعریض گراؤنڈ میں منعقد ہوا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گھوڑوں کے ساتھ برکات وابستہ ہیں۔ ان برکات کے حصول کے لئے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو قدم اٹھایا وہ بڑا عظیم قدم تھا۔ حضور نے فرمایا کہ میں اسے عظیم قدم اس لئے کہہ رہا ہوں کہ سارے غیر ممالک کے گھوڑوں پر کتابیں لکھنے والے جب تک محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نام نہ لیں۔ گھوڑے پر کوئی کتاب نہیں لکھ سکتے حضور نے فرمایا کہ سارے مغربی مصنفین نے یک زباں ہو کر کہا ہے کہ عرب گھوڑے کے اندر جو صفات پائی جاتی ہیں وہ مرہون منت ہیں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی توجہ کی اور اس کی خصوصیات یہ ہیں کہ اس میں قوت برداشت پائی جاتی ہے۔ مستند تاریخ میں آیا ہے کہ ایک عرب گھوڑی ۷۵ میل بغیر کھائے پیئے مسلسل دوڑتی رہی۔ بڑا (STEMINA) ہے بڑی قوت برداشت ہے۔ پھر کم خور ہے۔ کھانے سے زیادہ پیار نہیں۔ اس لئے کہ مسلمانوں کو بھی کھانے سے زیادہ پیار نہیں تھا۔ جو تھوڑا بہت کھاتے تھے اس سے اللہ کی برکات حاصل کرتے تھے۔ اور یہ کیفیت عرب گھوڑوں میں پیدا کر دی۔ حضور نے فرمایا کہ یہ نسل انسان سے بہت پیار کرنے والی ہے۔ عربوں میں گھوڑے کو بچے کی طرح گھر کا فرد بنا کر پالا جاتا اور اسے اتنا مانوس کیا جاتا تھا کہ اگر ایک چھ سات سال کا بچہ اپنی تین سال کی بہن ایک سدھائے ہوئے گھوڑے پر بٹھا دے تو جب تک یہ بچی بیٹھی رہے گی۔ وہ گھوڑا ٹانگ بھی نہیں ہلائے گا۔ حضور نے فرمایا کہ اس گھوڑے کی تعریف میں بڑی ضخیم کتب لکھی گئی ہیں۔ ایک کتاب میں جو کہ یورپ میں لکھی گئی ہے بتایا گیا ہے کہ ایک دفعہ دوڑ ہوئی دو گھوڑوں کے درمیان۔ ایک عرب تھا دوسرا ریس کا جوئے کا مارا ہوا جو کہ تھوڑے فاصلہ تک تیز دوڑ سکتا تھا۔ ان کے راستہ میں ایک میدان تھا۔ پھر پہاڑی کی چڑھائی تھی کتاب کی مصنفہ ایک جرمن عورت تھی اس نے لکھا ہے کہ اس نے دیکھا کہ دو گھوڑے دوڑتے ہوئے آئے جو ریس کا گھوڑا تھا وہ پہاڑی پر ایک مضبوط مشین کی طرح چڑھتا گیا۔ اور اس کے بعد عرب گھوڑا آیا اور شال کرکے پاس سے نکل گیا۔ جیسے کمان سے تیر نکل رہا ہوتا ہے اور اس کو کوئی زور نہیں لگانا پڑتا۔ اس کو دیکھ کر ایک شخص نے کہا کہ دنیا بھر میں عرب گھوڑے کے سوا اور کوئی گھوڑا نہیں ہے۔

حضور نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پیار کے نتیجہ میں اور آپؐ کی اتباع میں ہم نے بھی کوشش کی کہ عرب گھوڑے مل جائیں مگر اس میں کامیابی نہیں ہوئی ایک ملا بھی بعد میں مر گیا۔ مگر اپنی نسل چھوڑ گیا۔ بنت نسیم بڑی خوبصورت گھوڑی ہے سنہری رنگ کی بڑی پیار کرنے والی گھوڑیاں ہیں۔ بڑی ہمت والی صبر کرنے والی۔ تکلیف برداشت کرنے والی جو خواص مسلمانوں میں پائے جاتے تھے وہ انہوں نے اپنے گھوڑوں میں بھی پیدا کر دیئے صدیوں انہوں نے مسلمانوں کا ساتھ دیا اور مسلمانوں [illegible]

فون ۴۷۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم منگل
The Daily ALFAZL RABWAH
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے
جلد ۶۹/۳۴ — ۷ جمادی الاول ۱۴۰۰ھ ۲۵ امان ۱۳۵۹ہش ۲۵ مارچ ۱۹۸۰ء — نمبر ۶۹

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۴ امان (مارچ) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع منظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم حضور ایدہ اللہ الودود کو اپنی حفظ و امان میں رکھے آپ کے مقاصد دینیہ میں تائیدات غیبی سے نوازے اور آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

○ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت عام طور پر اچھی ہے لیکن بلڈ پریشر ابھی زیادہ ہے۔

احباب کرام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

پبلشر:۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر:۔ سید عبد الحی ۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۷ جمادی الاوّل سنہ ۱۴۰۰ھ
۲۵ امان سنہ ۱۳۵۹ ہش

انسان کے لاحق حال دو خوفناک حالتیں

انسان کو سب سے زیادہ نقصان جس چیز سے پہنچتا ہے وہ ہے غفلت۔ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ فرائض سے غفلت برتتا ہے اور اس طرح نقصان اٹھانے والوں میں جا شامل ہوتا ہے اور بالعموم غفلت کا شکار وہ اس لئے ہوتا ہے کہ وہ نادانی سے سمجھتا ہے کہ بہت زندگی باقی ہے۔ ابھی کچھ سستا لیں اور دنیا کی زینتوں سے فائدہ اٹھا لیں بعد میں اللہ تعالیٰ کے فرائض بھی ادا کر لیں گے۔ یہ سوچ اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی غفلت انسان کو فرائض ادا کرنے کی مہلت ہی نہیں دیتی یہاں تک کہ موت اچانک اسے آلیتی ہے اور وہ مجرم بن کر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوتا ہے اور وہاں اپنے کئے کی سزا پانے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا۔

اب چونکہ غفلت موت کو فراموش کرنے کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے اور اس کے نتیجہ میں ہی انسان خسر الدنیا والآخرہ کا مصداق بنتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں موت کو کبھی فراموش نہ کرنے کی بار بار تلقین کی ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ یہ امر ذہن نشین کراتے ہوئے کہ موت اٹل ہے اور اس کی مقررہ گھڑی کسی وقت بھی آسکتی ہے۔ فرماتا ہے:-

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۭ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ (آل عمران آیت ۱۸۶)

ترجمہ:- ہر ایک جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے اور تمہیں صرف قیامت کے دن ہی تمہارے (اعمال کے) پورے پورے بدلے دئے جائیں گے۔ پس جسے آگ سے دور رکھا جائے وہ کامیاب ہو گیا اور ورلی زندگی (کی متاع) صرف فریب دینے والی عارضی متاع ہے۔

جب موت کا آنا اٹل ہے اور وہ کسی وقت بھی آسکتی ہے تو سلامتی کی راہ یہی ہے کہ انسان اُسے کبھی فراموش نہ کرتے ہوئے فرائض کی ادائیگی سے غافل نہ ہو بلکہ انہیں پوری مستعدی اور جوکسی سے ادا کرتا چلا جائے تاکہ جب موت کی مقررہ گھڑی اچانک آئے تو وہ اسی حال میں اس جہان سے رخصت ہو کہ وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بخشش اور جنت کا مستحق قرار پا سکے چنانچہ سلامتی کی اس راہ کو ذہن نشین کراتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَاۗءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (المنافقون آیات ۱۰ تا ۱۲)

ترجمہ:- اے مومنو! تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولادیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں۔ اور جو لوگ ایسا کریں گے وہی گھاٹا پانے والے ہوں گے اور (اے مومنو!) جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے (مال، اولاد، علم، عقل وغیرہ) اس میں سے قبل اس کے کہ موت تمہیں آئے (خدا کی راہ میں) خرچ کرو تا ایسا نہ ہو کہ (جب موت آئے تو خرچ نہ کرنے والے کو) کہنا پڑے کہ اے میرے رب تُو نے کیوں تھوڑی سی مہلت نہ دی کہ میں اُس (مہلت) کے دوران کچھ صدقہ کر لیتا اور نیک بن جاتا لیکن جب کسی نفس کی موت (کی گھڑی) آجاتی ہے تو اللہ اُسے مہلت نہیں دیا کرتا اور اللہ تمہارے اعمال سے واقف ہے۔

موت کو فراموش نہ کرنے اور کبھی غفلت کا شکار نہ ہونے کی اس بنیادی اہمیت کے پیش نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے طرزِ عمل کی نشاندہی فرمائی ہے کہ اگر انسان اسے اختیار کرلے تو نہ کبھی وہ موت کو فراموش کر سکتا ہے اور نہ غفلت کا شکار ہو سکتا ہے اور اس طرح اُس کی دنیا بھی سنور سکتی ہے اور عاقبت بھی محمود ہو سکتی ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا:-

اِنَّ الْمُؤْمِنَ بَيْنَ مَخَافَتَيْنِ، بَيْنَ اَجَلٍ قَدْ مَضٰى لَا يَدْرِيْ مَا اللّٰهُ صَانِعٌ بِهٖ وَبَيْنَ اَجَلٍ قَدْ بَقِيَ لَا يَدْرِيْ مَا اللّٰهُ قَاضٍ فِيْهِ۔ فَلْيَاْخُذِ الْعَبْدُ مِنْ نَفْسِهٖ لِنَفْسِهٖ وَمِنْ دُنْيَاهُ لِاٰخِرَتِهٖ وَمِنَ الشَّيْبَةِ قَبْلَ الْكِبَرِ وَمِنَ الْحَيٰوةِ قَبْلَ الْمَوْتِ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ مِنْ مُّسْتَعْتَبٍ وَلَا بَعْدَ الدُّنْيَا دَارٌ اِلَّا الْجَنَّةُ اَوِ النَّارُ۔

(المواھب الفتحیہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۶)

ترجمہ:- ایک مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو دو خوفناک حالتوں سے گھرا ہوا سمجھے، ایک گزری ہوئی حالت کہ نہ معلوم کئے ہوئے اعمال کو خدا قبول فرماتا ہے یا نہیں، ایک آنے والی حالت کہ معلوم نہیں اُس وقت عمل صالح کی فرصت ملتی ہے یا نہیں۔ پس انسان کے لئے لازم ہے کہ وہ (ہر وقت) اپنے نفس کی اصلاح کرکے اپنے لئے توشۂ آخرت مہیا کرے اور دنیا میں رہتے ہوئے اپنی عاقبت سنوار لے۔ بڑھاپے سے پہلے جوانی میں اور موت سے پہلے زندگی میں عمل صالح بجا لائے۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے کہ مرنے کے بعد عتاب اور خجالت دُور کرنے کا کوئی موقع ہاتھ نہ آئے گا۔ یاد رکھو دنیا کے بعد جنت یا دوزخ کے سوا کوئی اور ٹھکانہ نہیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد (کہ ایک مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو دو خوفناک حالتوں میں گھرا ہوا سمجھے ایک گزری ہوئی حالت کہ نہ معلوم کئے ہوئے اعمال کو خدا قبول فرماتا ہے یا نہیں اور ایک آنے والی حالت کہ نہ معلوم اُس وقت عمل صالح کی توفیق ملتی ہے یا نہیں) حکمت و معرفت سے پُر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک انسان کو یہ دو خوف لاحق نہ ہوں وہ غفلت کا شکار ہونے سے بچ نہیں سکتا۔ یہ بے خوفی ہی انسان کو فرائض سے غافل کرکے اُسے بے عملی کی ترغیب دلاتی اور اسے خسر الدنیا والآخرہ کا مصداق بناتی ہے ان دو خوفناک حالتوں کے احساس کا لاحق ہونا مومن کی خوش بختی پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ یہ احساس اسے غفلت سے بچانے اور سابق بالخیرات بنانے میں نہایت اہم کردار ادا کرتا ہے اور اس کے نتیجہ میں ہی انسان کو حقیقی سکینت اور اطمینان کی نعمت میسّر آتی ہے۔ اسی لئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ہمیں بے خوفی کی زندگی سے بچنے کی بار بار تلقین فرمائی ہے۔ ہم حضور علیہ السلام کے بعض ایسے ارشادات پر ہی اپنی ان معروضات ختم کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر آپؑ فرماتے ہیں:-

(۱) "موت کا کوئی وقت معلوم نہیں ہے کہ کب آجاوے۔ مومن کو مناسب ہے کہ وہ کبھی غافل نہ ہو اور خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔" (بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء)

(۲) "بے خوف ہو کر مت رہو۔ استغفار اور دعاؤں میں لگ جاؤ اور ایک پاک تبدیلی پیدا کرو۔ اب غفلت کا وقت نہیں رہا۔ انسان کو نفس جھوٹی تسلّی دیتا ہے کہ تیری عمر لمبی ہوگی۔ موت کو قریب سمجھو۔ خدا کا وجود برحق ہے۔ جو ظلم کی راہ سے خدا کے حقوق دوسروں کو دیتا ہے وہ ذلت کی موت دیکھے گا۔"

(الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۱ء)

درخواست دعا

خاکسار کے محترم والد صاحب حافظ عبد الکریم خان صاحب (دار العلوم غربی ربوہ) اکثر بیمار رہتے ہیں۔ تمام احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے خاص فضل سے خاکسار کے محترم والد صاحب کو جلد صحت وعافیت والی بابرکت دراز عمر عطا فرمائے۔ آمین

(عبد الستار خان مبلغ قرطبہ اسپین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآنی تحقیق دربارہ تخلیق و تکوین کائنات

(مکرم ماسٹر امیر عالم صاحب شیخوپورہ)
(۲)

وراثت

وراثت کے بارے میں سائنسی تحقیق یہ ہے کہ ہر بالغ جاندار قدرتی طور پر اپنا ہم شبیہ دوسرا جانور پیدا کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ کہاوت مشہور ہے جیسا باپ ویسا بیٹا۔ یعنی بچوں میں اپنے والدین کی خصوصیتیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً مینڈک کے انڈوں سے ہمیشہ مینڈک ہی پیدا ہوں گے گندم کے بیج سے ہمیشہ گندم کا ہی پودا پھوٹے گا۔ ان بچوں میں تمام خصوصیات اپنے ہی والدین کی ہوں گی۔ خصوصیات کے اس رابطہ کو مٹ بہتی وراثت کہا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک ہی قسم کے پرندے اور جانوروں میں اجتماعی طور پر یک جہتی اور مروت پائی جاتی ہے۔ عمل تولید اور وراثت بھی ہر نوع جاندار کی تخلیق الگ الگ سٹاک سے ہونے پر دلالت کرتے ہیں

کبوتر با کبوتر باز با باز
کند ہم جنس با ہم جنس پرواز

عربی مقولہ کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ اسی مضمون کو ادا کر رہا ہے

ارتقاء

نظریۂ ارتقاء کے تحت جانداروں میں مرورِ زمانہ سے تغیر و تبدل ہوتا رہا ہے یعنی آج کل کے جانداروں کی اشکال ان کی ماضی کی اشکال سے مختلف ہیں۔ یہ تبدیلیاں بتدریج وقوع میں آئیں۔ قدیم زمانہ کے جاندار موجودہ زمانہ کے جانداروں سے مختلف تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب سے زمین وجود میں آئی اس کا ماحول بدلتا رہا ہے۔ ماحول میں تبدیلیوں کی وجہ سے جانداروں میں بھی تبدیلیاں پیدا ہوتی رہیں جو جاندار اپنے آپ کو بدلتے ہوئے ماحول کے مطابق ڈھال نہ سکے، ان کی نسل ختم ہو گئی ایسے جانوروں کا پتہ ہمیں ان کے فاسلز سے ملتا ہے جو زمین میں پتھروں کی صورت میں ملے ہیں۔ ان جانوروں کے فاسلز کے مشاہدے سے ان کی ساخت مختلف معلوم ہوتی ہے۔

یہی حال انسانی ارتقاء کا ہے۔ پہلے انسانوں کے بدن پر بال اگتے تھے۔ بچوں کے دُم ہوتی تھی۔ قد، سر اور جسم کی شکل بھی آج کل کی شکل انسانی سے مختلف تھی۔ مختلف زمانوں کے انسانوں کی کھوپڑیاں اور جسم وغیرہ جو ملے ہیں ان کے دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان کھوپڑیوں اور جسموں کا آپس میں بہت بڑا فرق ہے اسی طرح پرانے آدمیوں کی ہڈیوں اور دماغوں میں بھی موجودہ زمانہ کے آدمیوں کی ہڈیوں اور دماغوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ جدید سائنسی تحقیق یہ بھی ہے کہ گو انسان نے ارتقائی قانون کے تحت ترقی کی ہے مگر وہ حیوانات کی شکل سے بہت پہلے سے جدا ہو چکا تھا اور اس وقت سے آزادانہ ترقی کر رہا تھا۔

جہد للبقا

ان حالات میں ۵۰۰ جانور زندہ رہے جو سب سے زیادہ موزوں تھے اور نامناسب رفتہ رفتہ ختم ہو گئے گویا قدرت تمام میں سے موزوں ترین کا انتخاب کرتی رہی اور غیر موزوں ذی حیات خود بخود ختم ہوتے چلے گئے۔ نسل انسانی بھی اسی دَور میں سے گزرتی رہی۔ دور محو و اثبات کی طرف قرآنی کلام میں بھی مذکور ہے

یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَ یُثْبِتُ (رعد ع ۱)

جسے چاہتا ہے اللہ مٹا دیتا ہے اور قائم رکھتا ہے

چنانچہ انسانوں کے بارے میں فرمایا:۔

وَ لَقَدْ اَھْلَکْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا

ہم نے ان قوموں کو ہلاک کر دیا جو تدریجاً نمودار ہونے والے حالات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال نہ سکیں اور الٹ منشائے ایزدی کے برعکس زیادتی پر کمربستہ ہو کر وہ ناکارہ ہو گئیں اور زندگی کے اوصاف سے محروم ہو گئیں ایسی قومیں تدریجاً فنا ہوتی چلی گئیں دنیا میں نافع الناس ہستیوں کو دوام اور قرار حاصل ہے۔ مضر عناصر مٹتے چلے جاتے ہیں۔ اس میں قومی ترقی کا گر بھی بتایا گیا ہے کہ جنس کے لئے اتحاد و تعاون ضروری ہے ورنہ خس کم جہاں پاک

تقدیر یا قانونِ فطرت

قانونِ فطرت وہ نظام قدرت ہے جس کے بل پر کائنات کی ہر شئے کام کر رہی ہے۔ قرآنی رُو سے اس کی ابتداء

خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَہٗ تَقْدِیْرًا۔ (رعد ع ۶)

تخلیق کے ہر عنصر مخلوقہ سے تقدیر کا سلسلہ جاری ہوا۔ گویا تخلیق کے پردے میں ہی مخلوق کی تخلیق کا راز پنہاں ہے جو اس کے مخلوق ہونے پر عملاً کام کرنے لگی۔ اس لحاظ سے تقدیری نظام کی ابتداء علت و معلول کی زنجیر سے ابتدائی مادی گیسی گولے کی تخلیق سے تدریجاً وابستہ ہو جاتی ہے۔ بالفاظ دیگر تقدیری نظام سے وہ قانونِ فطرت مراد ہے جو منشائے ایزدی سے کائنات کے ہر شعبہ میں جاری و ساری ہے۔ یہ نظام افراد متعلقہ کی باطنی استعدادوں پر مبنی ہے اور باطنی استعدادوں کی بنیاد قدرتی توانائی پر۔ باطنی استعدادوں میں ان کے حسبِ حال جوہر توانائی مخفی ہے جس سے افراد متعلقہ حسبِ حال فریضۂ زندگی ادا کرنے پر طبعاً مامور اور مجبور ہیں۔ ساری حیات اور حیات کا ہر عنصر اسی کے سہارے طوعاً و کرہاً کام کر رہا ہے اور وقوع میں آنے والے جملہ سانحات اسی کا طبعی نتیجہ ہیں غرضیکہ ہر جگہ ہر شئے پر تقدیری نظام حاوی اور مسلط ہے۔ سب اس کے پرتو ہیں اور اس کے پردوں سے ساز بج رہا ہے۔ دنیا میں جو کچھ ماضی میں ہوا یا ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا اس کی زنجیر کی ممکنہ کڑیاں ہیں جو اس قانون سے بندھی ہوئی ہیں۔

فطرت کائنات کی وہ عادتِ مستمرہ ہے جس سے دستورِ حیات قائم ہے۔ عالمِ فطرت میں باہم گو ارتباط اور ہم آہنگی پائی جاتی ہے اور تخالف میں توافق۔ اسی لئے نظامِ فطرت کی ہر شئے بلا روک ٹوک اپنے مقررہ دائرے کی حد کے اندر مفوضہ فریضہ بجا لا رہی ہے اور کارخانۂ عالم کا نظام طور پر چل رہا ہے۔ لہذا فطرت سانحات کا ایک قدرتی بہاؤ ہے جس کا سیلاب ہر شئے کو خس و خاشاک کی طرح بہائے لئے جا رہا ہے اور فطرت کی عادتِ مستمرہ کے برعکس کوئی شخص اپنی مرضی پوری نہیں کر سکتا۔ ہر ذی روح اور غیر ذی روح شے اپنا وظیفہ آپ ادا کرتی چلی جا رہی ہے بلکہ اس وظیفہ کی ادائیگی پر مجبور ہے۔ بالفاظ دیگر فطرت ہی قدرت کی شکل اور اس کا عمل ہے یہی فطرت عمل میں آکر تقدیری عمل کا روپ اختیار کر لیتی ہے۔ مخلوق خدا کے افکار و اعمال فطرت کے غیر مرئی عمل سے وابستہ ہیں۔

تقدیر کے عمل سے ظاہر ہے کہ کوئی شئے مدبر بالارادہ نہیں بلکہ اس کے علاوہ کوئی اور مدبر بالارادہ ہستی ہے جس نے نظامِ ترکیب و ترتیب قائم اور جاری کیا ہے۔ اس میں مقصدیت اور غائت پائی جاتی ہے اور یہ خالی از علت نہیں۔ لہذا کائنات اور اس کے مشمولات کی صنعتِ تخلیق و ترکیب اور اس کا معین عمل کسی معین پروگرام اور بامقصد حیاتِ عالم کی نشاندہی کرتے ہیں۔ مذہبی اصطلاح میں اس کا مقصد اور مطلب یہ ہے کہ انسانی روح مادیت سے بالا پرواز کر کے مظہر الٰہی ہو کر نافع الناس بن جائے۔ یہی غایتِ تخلیق ہے۔ اس لحاظ سے تقدیر جہد للبقا میں حتی الوسع سعی اور توکل کا سبق سکھا رہی ہے تاکہ وہ اپنی سعی سے کچھ حاصل کرے اور باقی خدا تعالیٰ پر چھوڑ دے۔ انجام خدا کے ہاتھ میں ہے ع

کشت کن پس تکیہ بر جبار کن

تقدیر اختیارِ انسانی سے بالا بھی ہے اور ساری مخلوق اس کے آگے مجبور۔ تقدیر کا مخفی قانون عناصرِ عالم کی قدرتی استعدادوں اور ان کے طبعی میلان سے اپنا کام خود بخود کرتا چلا جا رہا ہے۔ اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ساری مخلوق کسی قادر و قدیر ہستی کے رحم و کرم پر زندگی بسر کر رہی ہے اور ہر سانحہ اسی کی منشاء کے مطابق محدود شکل میں ظہور پذیر ہو رہا ہے۔ خیر و شر تقدیر کے اجزاء ہیں، نور و ظلمت تقدیر کے پرتو ہیں، عقل و جہالت اسی کے پروردہ مخفی عناصر ہیں اور نیک و بد اعمال ان کے طبعی نتائج۔

اگرچہ انسان تدریجاً بعض کام کرنے پر مختار ہے مگر اس کے اختیار کی بھی حد بندی کی ہوتی ہے۔ انسان اس حد بندی سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح نیک و بد اعمال کا ارتکاب تقدیر کی حدود میں محدود ہے۔ انسان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی طاقت سے بالا اور بالاارادہ ان کے ارتکاب پر قادر ہے اور نہ ان کے ترک پر ہر شخص تقدیر کے چکر کی غیر مرئی سلاسل سے بندھا ہوا اور دنیائے قید میں خودکار مشین کی طرح طوعاً وکرہاً زندگی بسر کر رہا ہے۔ آیہ کریمہ

وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا
کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

بتاتی ہے کہ انسانی فطرت اور اس کا عمل دونوں خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ ہیں اور یہی انسانی تقدیر ہے اور یہی انسانی عمل فطرت فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا انسان نہ اپنی مرضی سے پیدا ہوا اور نہ اس کی زندگی آزادانہ ہے اور نہ وہ اپنے فعل میں خود مختار ہے جہاں اسے آزادیٔ عمل حاصل ہے وہاں بھی اس کا کردار اور کردار کے نتائج طبعی قانون کے ماتحت رونما ہو رہے ہیں۔ خدا نے اسے اسی فطرت پر پیدا کیا ہے اور اسی فطرت پر چل رہا ہے

جبر و قدر

جبر و قدر کی اصطلاحیں انہی معنوں کی تصدیق کے لئے وضع ہوئی ہیں یعنی ساری کائنات میں ایک ہی خدائی ہے۔ اس لئے یہ کہنا غلط نہیں کہ جملہ تخلیق حیات اور اس کا عمل منشائے ایزدی کا ہی مرہون منت ہے۔ وہ لوگ گھاٹے میں رہتے ہیں جو تقدیری حکومت کے نظام کی تعمیل سے غافل رہ کر اس کے برعکس من مانی کرتے ہیں گو یہ بھی تقدیر کا ہی جزو لازم ہے مگر منشائے ایزدی کے برعکس اور ناپسندیدہ جبکہ انسانی فطرت میں صحیح راستہ چلنے کے لئے اس میں وہ استعدادیں پیدا شدہ ہیں جن کی استعداد سے وہ غلطی کے ارتکاب سے بچ کر سلامت روی اختیار کر سکتا ہے اس لئے یہ کہنا درست نہیں کہ تقدیر کوئی قوت قاہرہ ہے جو خارج سے کسی شے پر بہ جبر عمل کر رہی ہے بلکہ وہ شے کی باطنی کیفیت ہے اور اس کے عملی امکانات جو اس کی فطرت کی گہرائیوں میں مضمر ہیں بغیر کسی خارجی جبر کے خود بخود ظاہر ہوتے چلے جاتے ہیں جیسے چھلنی کے سوراخوں میں سے پانی کے قطرے اپنے آپ ٹپکتے چلے جاتے ہیں۔

سیلان دستور فطرت مندرجہ ذیل طبعی امور کو واضح کرتا ہے۔

۱۔ عام و خاص قانون فطرت
۲۔ قدرت کے کاموں میں توازن
۳۔ تولید کا اصول
۴۔ عرصۂ حیات۔

۱۔ عام و خاص قانون فطرت سے یہ مراد ہے کہ اس میں اگرچہ عمومیت پائی جاتی ہے مگر بعض اوقات یہی قانون عام شاہراہ عمل سے ہٹ کر کوئی غیر معمولی مافوق الفطرت نوعیت وقوع سانحہ اختیار کر لیتا ہے جو بالعموم عقل انسانی کی تفہیم سے بالا ہوتی ہے اور اسے ورطۂ حیرت میں ڈال دیتی ہے۔ تقدیر کا یہی وہ پہلو ہے جس سے انسان غافل رہتا ہے اور اسے اپنی غلطیوں کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ مقصد یہی ہے کہ انسان صحیح راہ پر چلے اور مکافات عمل سے غافل نہ ہو۔ اس میں ذی عقل انسان کے لئے صبر و توکل کا درس ہے۔ عام و خاص قانون کی رو سے فطرت سائنسی اصطلاح ہے اور تقدیر مذہبی۔ یہ دونوں ہم رنگ ہیں۔ ان کے عمل میں مشابہت اور مماثلت پائی جاتی ہے۔

۲۔ قدرت کے کاموں میں توازن پایا جاتا ہے۔ کارخانۂ عالم کے ہر شعبہ میں انسانی ضرورت کے عین مطابق ہر شئے پیدا ہو رہی ہے جس سے حیوان اور انسان دونوں مستفیض ہو رہے ہیں۔ ہر خطۂ ارض کوئی نہ کوئی ضرورت پوری کر رہا ہے۔ قدرت کے کاموں میں ہم آہنگی کے باعث سارے عناصر خدمت انسان کے لئے مسخر ہیں اور بلا چون و چرا خدمت بجا لا رہے ہیں۔

۳۔ اصول تولید

بنظر غائر دکھائی دیتا ہے کہ قدرت سے ہر نوع تخلیق اس کی اہمیت کی بنا پر الگ الگ وجود میں آئی۔ اس کے مناسب حال اس کی تعمیر میں عرصہ درکار ہوا اور یہ کہ مادۂ تخلیق کے الگ الگ ہونے کے باعث تخلیق کی کوئی اکائی دوسری اکائی میں تبدیل نہیں ہو سکتی۔ نہ ہی مفرد سے مرکب اور مرکب سے تبدیل ہو کر مفرد شکل میں طبعاً رو پذیر ہو سکتی ہے۔ جیسے سونا کیمیائی عمل سے مرکبات سے خالص سونا نہیں بن سکتا۔ وہ محض مصنوعی سونا ہوگا اور خالص کی بجائے مرکب۔ اگر انسان میں بندر کا تخم پیوند ہوتا تو حیوانیت کی سرحد سے آگے انسان نہ بڑھ سکتا اور بندری خصلت سے چھٹکارا حاصل نہ کر سکتا جس کی مشابہت کی بنا پر یہود قوم کو عذاب جہنم کی سزا ملی۔ اس بارے میں یہ بھی حکیمانہ ہدایت ہے۔ اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ازل سے جو سلسلہ تخلیق شروع ہوا اسی کی بنیاد نطفہ ازل میں ہی منشائے ایزدی سے انواع حیات کے گوناگوں منفرد عناصر سے مقرر ہو گئی تھی جسے قدامت نوعی کہا جا سکتا ہے یعنی ہستی باری تعالیٰ کی صفات خلق و امر میں ممکنہ تخلیق کائنات کا نقشہ موجود تھا جو امر کُن سے وجود میں آ گئی۔ یہی حال منجملہ دوسری تخلیقات کے انسانی تخلیق کا ہے۔ اس کی تخلیق منفرد مادے سے ہوئی جو دیگر تخلیق کے برعکس عقل و شعور کی خصوصیات سے آراستہ تھا اور پھر ایسے مراحل سے اس کا گذر ہوتا رہا جو تخلیق انسانی کی تکمیل کے مناسب حال اور ضروری تھے۔

علم الٰہی میں ہر شئے موجود تھی۔ چنانچہ اسی کے مطابق ہر شئے کا موقع و محل کے مطابق ظہور ہوا، خواہ صغیر ہو یا کبیر۔ یہ بات علم الٰہی کی باریکی اور اس کے لطیف و خبیر ہونے کی دلیل ہے

۴۔ خلق و قدر

خلق و قدر کے الفاظ عناصر مخلوقہ کے عرصہ حیات پر دلالت کرتے ہیں۔ ہر پیدا ہونے والی شئے بالآخر ختم ہونے والی ہے۔

کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ
اِلَّا وَجْھَہٗ

لہٰذا اس حقیقت کے انکشاف سے آئین فطرت کا عرصۂ حیات بھی محدود ہے۔ یہ آئین ہر شئے کی طبعی حد بندی پر منحصر ہے۔ اگر آئین مخلوق نہ ہوتا تو یہ بھی لامنتہی ہوتا اور ہمیشہ جاری رہتا اور انسانی زندگی ہمیشہ مصیبتوں اور ابتلاؤں کا شکار رہتی۔ موت و حیات کا سلسلہ جاری ہے۔ عرصۂ حیات نے محدود ہو کر زمانہ کی خدائی کے دہری نظریہ کو باطل کر دیا ہے۔ لہٰذا تقدیر الٰہی دہری خدائی پر بھی حاوی ہے۔ چنانچہ زمانہ بھی تقدیر الٰہی کا جزو رہے جس سے رونما ہونے والے واقعات ہست و بود تک محدود ہیں۔

تجسم

مادی دنیا سے اکتساب علم کرنے والے علماء کسی شئے کے عدم سے وجود میں آنے کے قائل نہیں ہیں مگر اس حقیقت الامر سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اسی مادی دنیا میں بے شمار عناصر و افراد نظر نہ آنے کے باوجود مسلّم الثبوت ہیں اور دنیا نہ صرف انہیں تسلیم کرتی بلکہ ان سے فائدہ اٹھاتی اور رہنمائی حاصل کرتی آئی ہے۔ مثلاً خوابیات جو عالم خواب میں باطنی طور پر مشاہدے میں آتے رہتے ہیں بعض اوقات پورے ہو کر ساختات کی وجودی شکل میں ممیز ہو جاتے ہیں۔ فضائے عالم میں آوازیں اور فوٹو محفوظ ہو کر لاسلکی کے ذریعہ دنیا بھر میں ریڈیو سے سُنے جاتے ہیں اور ٹیلیویژن سے دیکھے جاتے ہیں۔ مستجاب الدعوات بندوں کی دعائیں شرف قبولیت سے مشرف ہو کر حالات پیش آمدہ کا رُخ بدل دیتی ہیں جس سے گویا عالم فطرت کے سیلاب کے دھارے کا رُخ مبدل بہ راحت و مسرت ہو جاتا ہے۔ انسانی ضمیر میں فطرتاً خدا تعالیٰ کی طرف رغبت اور میلان کا جذبہ ابتدائے عالم شعور سے پایا جاتا ہے۔ مذہبی مامورین خدا تعالیٰ سے ہم کلامی کے رابطہ کے مدعی ہیں۔ ماننا پڑتا ہے کہ اس حیرت انگیز سحر و فسوں کی دنیا میں فی الواقع ہستی باری تعالیٰ کا غیر مرئی وجود ناقابل انکار نہیں بلکہ علت و معلول کی زنجیر اس کو نمایاں کرتی رہتی ہے بہرحال یہ عقیدہ تجسم عالم فطرت کے اسباب و عوامل کے ردّ و بدل کے باعث آثار جدیدہ کی تخلیق میں مؤثر ہونے کا یقینی ثبوت ہے اور اس لائق نہیں کہ اس کی حقیقت تسلیم کرنے سے غفلت برتی جائے۔

پہلے ثابت کیا جا چکا ہے کہ قرآنی تحقیق پرانی ہونے کے باوجود تخلیق کائنات کے ماضی، حال اور مستقبل کے حالات مختلف پردوں میں نغمہ زن ہے جس کی صداقت کی مُہر ہر صفحہ عالم پر ثبت ہو چکی ہے۔ آنحضرت صلعم کی کرامات اور معجزات بکثرت مشہور ہیں۔ حضور کے کلمات مبارکہ مجسم صورت میں پورے ہو جاتے تھے۔ دعائیں سند قبولیت سے مشرف ہو کر ہونے والے واقعات کی شکل میں پوری ہو جاتیں آپؐ کے مبارک ہاتھ اور منہ لگانے تکثیر اللبن، تکثیر طعام اور تکثیر آب کے معجزات ظہور میں آئے جن سے صحابہ کرامؓ کی شکم سیری کے بعد بھی ماکولات اور مشروبات بچ جاتے۔ خدائے عالم الغیب کے امر کُن سے غیب سے ہستی کا وجود میں آ جانا کون سی مشکل بات ہے

پیش گوئی

قرآنی پیش گوئیاں بھی جوں جوں پوری ہوتی چلی گئیں، مجسم پذیر ہو کر برمنہ نظر کے سامنے آتی چلی گئیں۔ حال بھی اس کی گواہی دے رہا ہے اور مستقبل بھی شہادت دے گا۔ مثلاً یہ پیش گوئی کہ آخری زمانہ میں بحوالہ آیہ کریمہ

وَمِنْ اٰیٰتِہٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِیْھِمَا

(باقی ......)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَمِنْ اٰیٰتِہٖ ... وَھُوَ عَلٰی جَمْعِھِمْ اِذَا یَشَآءُ قَدِیْرٌ

(الشوریٰ ع ۳)

آسمان و زمین کی پیدائش ہی یہ تخلیقی راز حقیقت بھی مخفی ہے کہ وہ ان میں بسنے والی قوموں کو آئندہ سائنسی ترقیات جدیدہ سے آخری زمانہ میں اکٹھا کر دے گا۔

یہ بات کہ آسمانوں اور زمین کی مخلوق اکٹھی ہو جائیگی اس سے اجرام فلکی میں مخلوق کے وجود کا پتہ لگتا ہے اور سائنس کی حیرت انگیز ترقی کا بھی۔ ضمناً اقوام عالم میں متحد ہونے کا رجحان پیدا ہو چکا ہے اور اسی رجحان کے باعث سائنسدان چاند پر پہنچ چکے ہیں اور چاند سے اوپر دیگر اجرام فلکی میں پہنچ کر ان کے حالات معلوم کرنے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

عقلاً یہ مابعد الطبعیاتی آثار یہ بات ماننے کی ہدایت کر رہے ہیں کہ یقیناً کوئی ایسی ہستی فی الواقع موجود ہے جس سے بامقصد تخلیق و تکوین کا سلسلہ غیبی گوشے کو عدم سے وجود میں لانے پر منتج ہوا جب غیبی امور کو مجسم اشکال میں آتے اس دنیا میں ہم دیکھ رہے ہیں تو یہ یقین واثق ہو جاتا ہے کہ خدائے قادر کے لئے کسی شئے کا امکان ناممکن نہیں۔

المختصر ذاتِ حقیقی کی تخلیقی فعالیت کے ممکنات لامحدود ہیں اور کائنات ان کا جزوی مظہر، یعنی کائنات کی حیثیت محض ایک عرض حادث ہے جو قدرت الٰہی سے ظہور میں آیا اور عالم مادیات ایک مسلسل عمل ہے جو الگ الگ اشیاء کی شکل میں مرہون منت ہوتا ہے۔ قدرت کاملہ الٰہیہ کا منہاج تخلیق کیسی گوشے کے جواہر کی آفرینش سے ہوا۔ جواہر وہ انتہائی چھوٹے چھوٹے ذرات ہیں جن کا مزید تجزیہ ناممکن ہے جواہر کے اجتماع سے مکان کا ظہور ہوا جس کی حیثیت محض اضافی ہے۔

شئے کے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ صرف ان اعمال کا مجموعہ ہے جن کا اظہار جواہر کی مجسم شکل میں ہو رہا ہے۔ جدید طبیعات میں بھی عالم طبیعی کی ہر مقدار کے اصل جوہر کا تصور بطور عمل کیا جاتا ہے گویا فکر اور وجود ایک ہی اکائی کی مختلف شکلیں ہیں جو حقیقت مطلقہ کے اعمالِ وجود سے پیدا ہوئی ہیں اور جو مخلوق ہونے کے باعث اپنا ارتقاء حیات اسی حقیقت مطلقہ سے وابستہ کرتی ہیں جسے وجودِ حقیقی کہا جاتا ہے وہ وجودِ حقیقی اپنی تہہ میں محض لطیف روح یا نور ہے جو اپنی حقیقت کے براہ راست شعور سے تخلیق کون و مکان کا ہر نوع اہل ہے۔ مادے کے مربوط نظام سے حقیقت بکلی عیاں ہے۔

احمدیہ مسلم مشن سکول منرو ویا، لائبیریا (مغربی افریقہ) میں
نائب وزیر اطلاعات کی تشریف آوری

(مکرم محمود احمد صاحب بھٹی جنرل سیکرٹری احمدیہ مسلم مشن - لائبیریا)

تعلیمی سال کی اختتامی تقریب پر احمدیہ ایلیمنٹری سکول منرو ویا کے طلباء و اساتذہ سے خطاب کرتے ہوئے آنریبل الحاجی کرومہ نے جو حال ہی میں نائب وزیر اطلاعات کے عہدہ پر متمکن ہوئے ہیں فرمایا۔

"مجھے یہاں آکر اس تقریب کے موقع پر بڑی مسرت ہوئی ہے کیونکہ مجھے قبل ازیں بھی احمدیہ مسلم مشن میں حاضر ہو کر امیر و مبلغ انچارج مولوی عطاء الکریم شاہد صاحب سے اسلامی تعلیمات کے مختلف پہلوؤں پر تبادلہ خیالات کا موقع ملتا رہا ہے۔ مجھے ان سے ذاتی طور پر تعلقِ خاطر ہے کیونکہ انہوں نے اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لئے وقف کر رکھا ہے۔

میں خدا کے فضل و کرم سے مسلمان ہوں اگرچہ میں کیتھولک عیسائی سکولوں میں تعلیم پاتا رہا ہوں لیکن اس کے باوجود اسلام کے بارہ میں میری عقیدت میں کوئی فرق رُونما نہ ہو سکا۔ اسلام دوسرے ادیان کی طرح صرف ایک مذہب ہی نہیں بلکہ ایک قابلِ قدر طریق زندگی ہے۔ اگر آپ اسلامی طریق زندگی اپنائیں گے تو آپ خود محسوس کریں گے کہ آپ ہر رنگ میں دوسروں سے بہتر ہیں۔ میں ہمیشہ اسلام پر عامل و کاربند رہا ہوں۔ آپ سب کو اپنی روایات اور اسلاف کا قدر دان ہونا چاہیئے ورنہ کوئی بھی آپ کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھے گا۔

یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جمہوریہ لائبیریا کی مذہبی رواداری میں اس بات کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں کہ صرف کسی کا مذہب سرکاری یا نیم سرکاری اداروں میں ملازمت یا ترقی کے لئے کوئی روک ثابت ہو کیونکہ ہمارے آئین میں اس کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ قانون کی عملداری کو قبول کرنے کے نتیجہ میں ہر شہری کو ترقی کے یکساں مواقع حاصل ہیں۔

میرے نزدیک انتہائی پابند ضوابط انسان ہی حقیقی مسلمان ہو سکتا ہے اپنے اندر اطاعت کی یہی روح پیدا کرنے کے لئے آپ کو اسلامی تعلیمات پر کما حقہ عمل کرنا ہوگا۔ آپ کو اپنے آپ اور خاص طور پر اپنے مذہب اسلام پر فخر ہونا چاہیئے۔"

والدین کی طرف روئے سخن پھیرتے ہوئے آنریبل کرومہ نے طلباء کی گھر پر قیام کے دوران تربیت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ سکول میں بہتر طالب علم کا کردار گھر میں بھی بہتر ہونا چاہیئے اور والدین کو اپنے بچوں کی گھروں میں خاص طور پر نگہداشت کرنی چاہیئے۔ مجھے ان لوگوں سے اختلاف ہے جو کالج اور یونیورسٹی کی تعلیم کو تعمیرِ کردار کے لئے حد سے زیادہ اہم قرار دیتے ہیں بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ طلباء چھوٹی کلاسوں میں نیک تربیت کا اثر کالجوں کی نسبت کہیں زیادہ گہرے طور پر قبول کرتے ہیں اور یہی بنیاد ان کے مستقبل کی راہوں ... کو متعین کرتی ہے۔

اساتذہ کے عظیم کردار کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے مشاہدے ان کے مقام کی تعین نہیں کرتے۔ ان کا فرض ہے کہ وہ طلباء کو اپنی صلاحیتیں دریافت کرنے میں مدد دیں۔ مثال کے طور پر بتایا کہ خود انہوں نے زرعی تعلیم کے لئے کالج میں داخلہ لیا مگر اسے آپ نے مناسبِ حال نہ پا کر صحافت کو اختیار کر لیا۔ چنانچہ اب خدا کے فضل سے وہ صحافت کی راہ سے اسی منزل تک پہنچے ہیں جہاں پہنچنا شاید بصورتِ دیگر ممکن نہ ہوتا۔

آخر میں آنریبل الحاجی کرومہ نے چھٹا گریڈ پاس کرنے والے طلباء کو سرٹیفکیٹ دیئے اور تقریباً ہر طالب علم کو کسی نہ کسی موزوں نصیحت سے بھی نوازا۔ سال رواں (جنوری تا دسمبر ۱۹۷۹ء) کے دوران تعلیم نظم و ضبط اور صحت و صفائی کا اعلیٰ مظاہرہ کرنے والے طلباء کو بھی وزیر موصوف نے انعامات تقسیم کئے جو بیشتر انگریزی کتب دینیہ پر مشتمل تھے اور ان سے توقع ظاہر کی کہ وہ اگلے سال اس سے بھی اعلیٰ معیار کا مظاہرہ کریں گے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ آنریبل الحاجی کرومہ احمدیہ مشن کی دینی مطبوعات سے خاص طور پر استفادہ کرتے ہیں۔ مثلاً جماعت کا شائع کردہ انگریزی ترجمہ القرآن معہ مختصر تفسیر ہمیشہ ان کے دفتر ۴۴ کی میز پر ہوتا ہے جس کے اکثر وہ بیشتر مطالعہ اور اپنی تحریرات اور تقاریر کے دوران اس کے استعمال کا ذکر انہوں نے خود فرمایا چنانچہ اس تقریب کی مناسبت سے انہیں احمدیہ مشن کی طرف سے "لائف آف محمدؐ" (از حضرت مصلح موعودؓ) اور "سیرت مسیح موعود علیہ السلام" (از صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب) کا تحفہ پیش کیا گیا جسے انہوں نے شکریہ سے قبول کرتے ہوئے مطالعہ کا وعدہ فرمایا۔

فجزاہم اللّٰہ احسن الجزاء۔

۶ دسمبر ۱۹۷۹ء کو منعقد ہونے والی اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے اور اختتام معزز مہمان آنریبل الحاجی کرومہ کی تشریف آوری، ان کے شکریہ اور دعا کے ساتھ ہوا جو مکرم مولوی عطاء الکریم صاحب شاہد امیر و مشنری انچارج نے کرائی جو سکول ہذا کے اعزازی پرنسپل بھی ہیں۔

اس بابرکت تقریب کی خبر قومی ذرائع ابلاغ مثلاً لائبیریا نیوز ایجنسی نے اپنے پریس ریلیز کے ذریعہ سے اور قومی ریڈیو نے بھی چار بار نشر کی۔ الحمد للّٰہ ثم الحمد للّٰہ۔

دعائے مغفرت

میری بہو امۃ الحفیظ بیگم اہلیہ ڈاکٹر محمد امین صاحب خالد چند روز بیمار رہ کر انیس اور بیس مارچ کی درمیانی شب بارہ بجے وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحومہ نہایت مخلص احمدی تھیں غریبوں اور محتاجوں کی مدد اور مہمان نوازی اپنا فرض سمجھتی تھیں۔ چار لڑکیاں اور ایک ۸ ماہ کا بچہ اپنی یادگار چھوڑا ہے۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہر حال میں ان کا حامی و ناصر ہو۔

(محمد یعقوب ننگلی۔ اڈہ کھرڑ یانوالہ ضلع فیصل آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف جماعتہائے احمدیہ پاکستان میں یومِ مصلح موعودؓ کی تقریب پر جلسوں کا انعقاد

یوم مصلح موعود کی تقریب پر مختلف جماعت ہائے احمدیہ میں جلسے منعقد کئے گئے اور پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ جن جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئیں ان کی ایک فہرست قبل ازیں شائع ہو چکی ہے۔ اب مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے مزید رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔

اصل گرو کے ضلع لاہور، بدوملہی ضلع سیالکوٹ، بنگہ ۱۸ ضلع گجرات۔ بھون ضلع جہلم، بھیرہ ضلع سرگودھا، ٹنڈو غلام علی ضلع بدین (سندھ) جہلم شہر، جھنگ صدر، چک ۹۱/۱۰-آر ضلع ملتان، چک ۱۶۸/۱۷۱ شمالی منگلہ ضلع سرگودھا۔ چک ۱۶۶/مراد ضلع بہاولنگر، چک ۶۳/۴-آر ضلع ساہیوال، چک ۳۰ ضلع گجرات، چک ۳۰/۱۱-ایل ضلع ساہیوال، چک ۳۴۴ تحصیل لودھراں ضلع ملتان، چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا، چکوال ضلع جہلم، چک کھوسکی ضلع بدین (سندھ) چنیوٹ، چونیاں ضلع قصور، دولمیال ضلع جہلم، ڈھوک پلنگڑی کہوٹہ ضلع راولپنڈی، ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ، ڈبریانوالہ ضلع سیالکوٹ، رائے ونڈ ضلع لاہور، روہڑی سیمنٹ فیکٹری (سندھ) سانگھڑ (سندھ) ساہیوال، سکھر (سندھ) سمبڑیال ضلع سیالکوٹ، شوگر مل منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات، علی پور گھلواں ضلع مظفرگڑھ، فیصل آباد شہر، قصور شہر، کوٹ ادو ضلع مظفرگڑھ، کوہاٹ، کوئٹہ شہر، کھوکھر غربی ضلع گجرات، گجرات شہر، گلگشت ملتان، گولیکی ضلع گجرات، گھسیٹ پور ضلع فیصل آباد، لاہور شہر، لودھراں ضلع ملتان، لجنات اماء اللہ جیرہ ماڈل ٹاؤن لاہور، ملتان شہر، محمد آباد (سندھ)، محسن باڈہ ضلع لاڑکانہ (سندھ) منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات، مونگ ضلع گجرات، میانوالی شہر، واہ کینٹ۔ وہاڑی شہر، ہانڈو ضلع لاہور، ہڈیارہ ضلع لاہور۔

بارہ روزہ تعلیمی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ نے ۸ فروری ۱۹۸۰ء تا ۱۹ فروری ۱۹۸۰ء ایک بارہ روزہ تعلیمی کلاس کا اجراء کیا۔ یہ کلاس روزانہ ۲۰ منٹ جاری رہتی رہی۔ خدام کو نماز با ترجمہ، نمازِ جنازہ با ترجمہ، دعائے قنوت، اور صد سالہ جوبلی کی دعائیں با ترجمہ سکھائی گئیں۔ اس کلاس میں ۳۷ خدام شامل ہوئے۔ کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ)

درخواست ہائے دعا

عزیزہ سلیمہ بشریٰ بنت مکرم مولوی محمد الدین صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ فیصل آباد کئی روز سے شدید بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(حافظ محمد اکرم حفیظ ضلع وار کلرک فیصل آباد)

(۳) میری خالہ جان بعارضہ فالج ۶ مارچ ۱۹۸۰ء سے بیمار ہیں پہلے کی نسبت اب کچھ افاقہ ہے۔ احباب جماعت سے اُن کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نصیر احمد تنویر ساجد ہسپتال ربوہ)

(۴) خاکسار کے بھائی عزیزم چوہدری خالد احمد صاحب جو ٹھٹھہ ٹوگہ میں رہتے ہیں گزشتہ سات آٹھ یوم سے شدید بخار میں مبتلا چلے آ رہے ہیں۔ لہٰذا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(چوہدری سلیم احمد سلیم چک ۱۵۱ ضلع تھرپارکر سندھ)

محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ مرحومہ

میری اہلیہ بلقیس بیگم صاحبہ جو حضرت ٹھیکیدار محمد چراغ صاحب (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی نواسی تھیں ۵۳ سال میری رفاقت میں رہ کر ۳۰ جون ۱۹۷۹ء کو ۶۹ برس کی عمر میں اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔

(انا للہ و انا الیہ راجعون)

مرحومہ قریباً ۱۹۱۰ء میں موضع علی وال ضلع گورداسپور (انڈیا) میں پیدا ہوئیں حضرت ٹھیکیدار محمد چراغ صاحب (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی نواسی تھیں بچپن سے ہی پانچ وقتہ نماز کی پابند تھیں نہایت خوش خلق ہمدرد اور صلح جو تھیں، تہجد کی عادی تھیں تلاوت قرآن کریم میں باقاعدگی، مہمان نوازی کا جذبہ و شوق مرحومہ کے خاص اوصاف تھے۔ احمدیت کی فدائی تھیں، خلیفۂ وقت سے انتہائی محبت اور خلوص رکھتی تھیں۔ اور ان کی اطاعت کو باعثِ رحمت جانتی تھیں۔ صاحب کشوف و رؤیا تھیں دعاؤں پر یقین رکھتی تھیں۔

جماعتی چندوں میں باقاعدگی سے حصہ لیتیں ۱۹۳۴ء میں وصیت کے نظام میں شامل ہوئیں۔ ۵/۱ کی موصیہ تھیں اور حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ہی ادا کر دیا تھا۔ مسجد زیورک کے لئے تحریک ہوئی تو اپنا سارا زیور اس کے لئے دے دیا۔

مرحومہ کی نرینہ اولاد نہیں تھی تین لڑکیاں ہیں جو شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ بوجہ موصیہ ہونے کے میت ربوہ لائی گئی جہاں نماز جنازہ کے بعد تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی عزیز الرحمان صاحب شاہد نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(محمد شریف ریٹائرڈ ٹیلیفون سپروائزر بیت الشریف دار الصدر شمالی ربوہ)

لجنات توجہ فرمائیں

امسال مقابلہ مضمون نویسی کے لئے مندرجہ ذیل عنوان مقرر ہے۔

(۱) اسلام انسان کی جسمانی اور روحانی صحت کا ضامن ہے۔

حجم:- پانچ تا سات ہزار الفاظ۔ نقد انعامات۔ اوّل، دوم اور سوم بالترتیب ۳۰۰/-، ۲۰۰/- اور ۱۰۰/- روپے۔ آخری تاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۸۰ء ہے۔

(۲) مارچ، اپریل کے مطالعہ کے لئے رازِ حقیقت یا لیکچر سیالکوٹ مقرر ہیں۔ ممبرات لجنہ انفرادی مطالعہ کی طرف خاص توجہ فرمائیں اور صدر ماہوار رپورٹ میں وضاحت کریں کہ کتنی ممبرات نے انفرادی مطالعہ کیا۔

(۳) مورخہ ۶ جون بروز جمعہ سالانہ مرکزی امتحانات کی تاریخ یاد رکھیں اور بھرپور تیاری کریں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ھو الشافی

ناخونہ کورس PTERYGIUM COURSE

ناخونہ کیور PTERYGIUM CURE ۱۵/-

ناخونہ لوشن PTERYGIUM LOTION ۳/-

میزان ۱۸/-

ڈاک خرچ و پیکنگ ۵/- کل ۲۳/- تفصیلی لٹریچر ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان لاہور، کراچی، ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

قائدین کرام! اگر آپ نے بجٹ تشخیص کر کے مرکز کو نہیں بھجوایا تو جلد بھجوا دیں۔ (معتمد مجلس مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضلِ عمرؓ ہسپتال ربوہ

(۱۳)

مکرمہ	بیگم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب گوجر خان راولپنڈی	۱۹۷/۰۰	روپے
//	رسول بی بی صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰۰/۰۰	//
مکرم	چوہدری امین احمد صاحب گلبرگ لاہور	۳۰۰/۰۰	//
//	// نصر اللہ صاحب سانگلہ ہل	۳۴/۰۰	//
مکرمہ	امۃ الحی اکرام اللہ صدر لجنہ گلگشت ملتان	۱۰۵/۰۰	//
مکرم	چوہدری حفیظ احمد صاحب ایڈووکیٹ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور	۱۰۰/۰۰	//
//	احمد جان صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی	۵۰/۰۰	//
مکرمہ	مسز نیر دان صاحبہ لاہور	۵۰/۰۰	//
مکرم	محمد شفیق صاحب //	۱۰۱/۰۰	//
//	منیجر صاحب P-1-A ربوہ	۵۰/۰۰	//
//	ڈاکٹر عبدالغفور صاحب زاہد بمع اہل و عیال سرگودھا	۱۰۰/۰۰	//
//	عبدالغفور صاحب زاہد بحق والد محترم قاضی عبدالرحمان صاحب سرگودھا	۱۰۰/۰۰	//
مکرمہ	امۃ النصیر بنت میاں عبدالسلام زرگر ربوہ۔	۲۵/۰۰	//
مکرم	سید محمد منظور احمد شاہ صاحب دارالنصر غربی ربوہ	۱۵/۰۰	//
مکرمہ	روبینہ نثار صاحبہ A-541 پیپلز کالونی فیصل آباد	۱۰/۰۰	//
//	ثمینہ رحمت صاحبہ 15/1 دارالرحمت شرقی ربوہ	۱۰/۰۰	//
مکرم	شیخ محمد افضل کامران کوئٹہ	۲۰/۰۰	//
//	عبدالمنان خان صاحب ربوہ	۱۵/۰۰	//
//	آصف محمود صاحب کھوکھر ربوہ	۱۰/۰۰	//
//	محمد اختر صاحب منیجر ڈائریکٹر راجپوت بس سروس سرگودھا	۱۰۰/۰۰	
مکرمہ	اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ	۲۰/۰۰	//
مکرم	والد صاحب // // // ربوہ	۱۰/۰۰	//
//	چوہدری بشیر احمد صاحب دارالصدر ربوہ	۱۰/۰۰	//
//	غلام احمد صاحب ربوہ	۵۰/۰۰	//
//	ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ	۱۰/۰۰	//
	ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی	۵۰/۰۰	//
مکرمہ	بیگم مرزا رفیق احمد دارالرحمت وسطی ربوہ۔	۲۰/۰۰	//
//	والدہ خلیفہ صلاح الدین دارالیمن ربوہ	۱۰/۰۰	//
//	امۃ الرشید فاروقی اولڈ لالوکھیت کراچی 5/1	۳۰/۰۰	//
مکرم	حبیب الرحمٰن فاروقی // // // //	۵۰/۰۰	//
مکرمہ	مسز نثار حسین صاحبہ گلبرگ 2/7 لاہور	۱۶۰/۰۰	//
//	صفیہ برلاس صاحبہ 3-12/30 بائٹ روڈ کوئٹہ	۲۵/۰۰	//
مکرم	سید ناصر ارتضیٰ علی معرفت سوئی گیس ٹرانسمیشن کو لمیٹڈ دادو (سندھ)	۱۰/۰۰	//
مکرمہ	سیدہ امۃ الوحید صاحبہ منزل سید الوان ڈاکخانہ میانی ضلع سیالکوٹ	۱۵/۰۰	//
مکرم	تنویر احمد صاحب سیکٹر I/4 اسلام آباد	۱۰/۰۰	//
مکرمہ	مسز امۃ الحی اکرام اللہ صاحب گلگشت ملتان منجانب شگفتہ ماجد صاحبہ	۵۰/۰۰	//
مکرم	محمد اظہر ولد قریشی محمد یوسف صاحب بریلوی دارالصدر ربوہ	۱۰۰/۰۰	//
//	مرزا عبدالرشید ابن مرزا عبدالحمید صاحب مرحوم بذریعہ		//
//	امۃ النصیر مرزا لجنہ اماء اللہ دارالصدر ربوہ	۵۰/۰۰	//
//	اظہر تنویر مرزا ابن مرزا اسلم بیگ صاحب آف لندن	۵۰/۰۰	//
مکرمہ	مسز صدیقہ مطیع اللہ صاحب آف بریڈ فورڈ انگلینڈ شارع مدرسہ کوئٹہ کینٹ	۵۰/۰۰	//
مکرم	شیخ محمد اسلم صاحب ریلوے روڈ ڈھنیا پور ملتان	۱۰/۰۰	//
مکرمہ	بیگم خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب کوئٹہ کینٹ	۱۰۰/۰۰	روپے
	مسز امۃ المتین صاحبہ ناظم آباد کراچی	۵۰/۰۰	//

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۳۹۳

میں ریاض محمود ولد شیخ لعل محمد صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۴۲ سال ...ت پیدائشی احمدی ساکن سیٹھ کالونی اوکاڑہ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۲-۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) پلاٹ رقبہ ۲ مرلہ سیٹھ کالونی اوکاڑہ مالیتی دس ہزار روپے۔

(۲) ایک عدد دکان موسومہ بوٹ کارنر (دکان کرایہ پر ہے) مال تجارت موجودہ مالیتی ۲۰ ہزار روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰/- ایک ہزار روپے ماہوار آمد بصورت دکانداری ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد: ریاض محمود ولد شیخ لعل محمد بوٹ کارنر مدینہ مارکیٹ حق بازار اوکاڑہ ضلع ساہیوال

گواہ شد:- حافظ محمد صدیق ولد قریشی محمد شفیع صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ اوکاڑہ ضلع ساہیوال

گواہ شد:- آفتاب احمد ولد شیخ ارشاد احمد معرفت ڈاکٹر محمد اقبال دیپالپور چوک اوکاڑہ ضلع ساہیوال۔

مسل نمبر ۲۴۳۹۴

میں مبارک علی ولد عبدالکریم صاحب قوم راٹھور پیشہ مزدوری عمر ۶۱ سال بیعت ۱۹۳۹ء ساکن راجگڑھ لاہور کوارٹر ۳/۷ بلاک ۱۴/۷ مسلم پارک ضلع لاہور۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۲-۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔

اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت مزدوری ہے تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد:- مبارک علی ولد عبدالکریم صاحب کوارٹر ۳/۷ بلاک ۱۴/۷ مسلم پارک حلقہ راجگڑھ لاہور۔

گواہ شد:- محمد نصیر خان ہمایوں وصیت ۲۳۶۶۹ سیکرٹری وقف جدید۔

گواہ شد:- صلاح الدین وصیت ۴۸۱۸۹ سیکرٹری مال حلقہ راجگڑھ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خطاب

بقیہ صفحہ اول

نے اس سے پیار کیا۔ ماسکو جو کہ آجکل روس کا دارالحکومت ہے۔ یہ امیر تیمور کے وقت میں اس کی عظیم سلطنت کے ایک صوبے کا دارالخلافہ ہوتا تھا اور یہ اس کے مرکز تاشقند وغیرہ سے پانچ چھ سو میل دور تھا۔ جہاں سے عربی گھوڑے ان کو روزانہ خبریں لا کر دیتے تھے۔

حضور نے گھوڑے پالنے اور گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ منعقد کرانے کی سکیم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ جو سکیم شروع کی گئی ہے اس میں بھی میں دیکھ رہا ہوں بعض گھوڑوں میں عرب خون نظر آ رہا ہے۔ عرب گھوڑے کی ایک علامت یہ ہے کہ اس کی دم جڑ سے ذرا اوپر کو اٹھی ہوتی ہے۔ جیسے نمود سحر گھوڑی آپ لوگوں نے دیکھی۔ مور پنکھ کی طرح اس کی دم اٹھی ہوئی ہے۔ حضور نے فرمایا جہاں تک ممکن ہو کوشش کر کے عرب گھوڑا پالیں۔

حضور نے فرمایا کہ اس سکیم میں بہت سی برکات وابستہ ہیں۔ اور اب تو زمانے نے ایسا رخ پلٹا ہے کہ شاید چالیس پچاس سال کے بعد کوئی آدمی ایسا ہو گا جس کو موٹر کی سواری نصیب ہو گی۔ اس لئے اپنی نسلوں پر مہربانی کر کے گھوڑوں کا انتظام کریں۔

حضور نے ٹورنامنٹ کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ گھوڑے دیکھ کر اور ان کے سوار دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی اس میں بہت برکات ہیں۔

حضور نے گھوڑوں کے فوائد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ گھوڑا دلیر بھی بناتا ہے انسان کو۔ حضور نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ایک دفعہ جب میں انگلستان میں تھا تو ہم گھوڑوں کا ایک پروگرام دیکھنے گئے۔ یہ گھوڑوں کی جمپنگ (چھلانگیں لگانے) کا پروگرام تھا ایک دس گیارہ سال کی لڑکی ایک گھوڑے پر سوار جمپ لگانے آئی تو گھوڑا دوڑتے دوڑتے جمپ کے مقام پر آ کر اپنے پیر ٹیک کر رک گیا لڑکی اس جھٹکے سے گھوڑے پر سے اچھلی اور اڑ کر سامنے جا کر سر کے بل گری۔ اور بے ہوش ہو گئی۔ فوراً فرسٹ ایڈ دی گئی اور اس بچی کے بغلوں میں ہاتھ دے کر اسے اٹھا کر لا رہے تھے کہ اس کو ہوش آیا اور ایک دم وہ ہاتھ چھڑا کر بھاگی اور سیدھی آ کر گھوڑے پر سوار ہوئی اور ایک دم میں جمپ لگا گئی۔ تو گھوڑے یہ دلیری بھی پیدا کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ دلیری مومن مخلص احمدی کا خاصہ ہے۔ بچوں میں بھی اور بڑوں میں بھی۔ یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا۔ قرآن کہتا ہے۔

فَلَا تَخْشَوْهُمْ
وَاخْشَوْنِی

کہ تمہارے دل میں کسی کا ڈر پیدا نہ ہو۔ اس کی ایک ترکیب گھوڑا ہے۔ لیکن گھوڑا عربی ہو تو اچھا ہے۔ حضور نے عربی گھوڑوں کا ذکر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ عربی گھوڑوں کی بعض تصاویر میں نے دیکھی ہیں جو کہ لڑائی میں جنگ کرتے تھے۔ واقعہ یہ ہے کہ عربی گھوڑے دلیری کے ساتھ مقابل کے نیزے کی انی پر چھلانگ لگاتے تھے۔ ان کو کوئی ڈر نہیں ہوتا تھا جو مسلمانوں میں دلیری تھی وہ ان میں بھی تھی۔

حضور نے ایک مسلمان بچی کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ پندرہ سولہ سالہ کی ایک بچی تھی اس کا نام خولہؓ تھا۔ اس کا ایک بڑا دلیر بھائی ضرارؓ تھا۔ کسریٰ کے خلاف جنگ ہو رہی تھی اور خالدؓ بن ولید کمانڈر تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک گھوڑ سوار منہ پر ڈھاٹا باندھے ہوئے کمر میں تلوار لٹکائے ہوئے اور ہاتھ میں نیزہ پکڑے اور گھوڑا دوڑاتا ہوا دشمن کے لشکر کے دائیں طرف جاتے اور دشمن کی صفیں چیر کر کسی کو مار آتے۔ پھر سرپٹ گھوڑا دوڑاتے ہوئے بائیں طرف جاتے اور دشمن کی صفیں چیر کر کسی کو مار آتے۔ حضرت خالدؓ بن ولید نے اسے پکارا مگر اس نے ان سنی کر دی۔ جب خالد نے صفیں درست کر لیں تو اسے بلایا اور کہا کہ تم نے بہت شجاعت کا مظاہرہ کیا۔ "بہت بہادر ہو تم" اپنا نام تو بتاؤ۔ اپنی شکل تو دکھاؤ" تو اس نے جواب دیا میرا نام ہے خولہ اور شکل تم دیکھ نہیں سکتے۔ کیونکہ میں مسلمان لڑکی ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ اس قسم کی بچیاں اور اس قسم کے ان کے دلیر بھائی چاہئیں۔ وہ زمانہ اور تھا یہ ٹھیک ہے اس وقت تلوار کی جنگ تھی۔ مگر اب اسلام کے لئے تلوار، بندوق یا ایٹم بم کا زمانہ نہیں۔ اب تو دلائل کے ہتھیار ہیں۔ ہر شخص جو دوسروں تک پیغام حق پہنچانا چاہتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر دوسرے شخص سے بات کر کے پیار سے اور عقل سے اس کو سمجھائے۔ اور خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرے۔

حضور نے آخر میں دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کے لئے آپ کے لئے بھی اور میرے لئے بھی ساری جماعت کو گھوڑے سے پیار کرنے والا بنائے اس کی برکتیں حاصل کرنے والا بنائے تم کو گھوڑے پالنے کی توفیق دے اور ان میں عرب خون دوڑ رہا ہو۔

اس کے بعد حضور نے مختلف مقابلے جیتنے والوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور بعد میں دعا فرمائی جس کے بعد اس ٹورنامنٹ کا اختتام ہوا۔

اس سے قبل گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کمیٹی کے صدر مکرم محمد الدین صاحب ناز نے ٹورنامنٹ کی رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ اس ٹورنامنٹ کے انعقاد کا مقصد اشاعت اسلام کی خاطر پورے ذرائع اور وسائل کو بروئے کار لانا اور تمام صلاحیتوں کا استعمال کرنا ہے تاکہ وہ برکات حاصل کی جائیں جن کے متعلق نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی یہ حدیث ہے کہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لئے خیر و برکت رکھی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے دو سال بعض وجوہات کی وجہ سے یہ ٹورنامنٹ نہیں ہو سکا۔ اس سال اس ٹورنامنٹ میں ۹۲ گھوڑوں نے شرکت کی جن کی تفصیل یہ ہے:

ضلع سرگودھا سے ۴۲ گھوڑے
ضلع گوجرانوالہ " ۱۳ "
ضلع جھنگ سے ۱۰ "
ضلع شیخوپورہ " ۱۰ "
ضلع فیصل آباد " ۶ "
ربوہ سے ۱۱ "

اس ٹورنامنٹ میں شریک ہوئے۔

اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کہ مکرم قاری عاشق حسین صاحب نے کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آخری دن کے پروگرام ملاحظہ کرنے کے لئے ٹھیک ۳ بجے تشریف لائے اور آپ نے ۶۰۰ گز دوڑ فائنل، نیزہ بازی فائنل، اجتماعی فائنل، اطفال ریس اور شتری چال فائنل کے مقابلہ جات ملاحظہ کئے۔ اور سوا چھ بجے کے قریب حضور دعا کروانے کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہوئے واپس تشریف لے گئے۔

زائرین مجلس مشاورت کے لئے ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ زائرین کے لئے مشاورت ہال میں جگہ کی مناسبت سے محدود تعداد میں ٹکٹ جاری کئے جائیں گے۔

امراء صاحبان جماعت ہائے احمدیہ و صدر صاحبان اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ ان کے حلقوں سے محدود تعداد میں دوست بطور زائر تشریف لائیں تاکہ انہیں ٹکٹ داخلہ کے حصول میں دقت نہ ہو۔ جو دوست بطور زائر تشریف لا رہے ہوں وہ اپنے ہمراہ امیر صاحب جماعت یا صدر صاحب جماعت کی تصدیق ضرور لائیں تاکہ تعارف میں آسانی رہے۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

ضرورت ہے

ایک کاروباری ادارہ کے ہیڈ آفس لاہور کے لئے ایک مستعد جنرل ڈیوٹی کارکن کی ضرورت ہے جو حساب کتاب اور دفتری امور سے واقف ہو رہائش خوراک کے علاوہ معقول تنخواہ ریٹائرڈ اصحاب کو ترجیح دی جائے گی۔

س۔ ا معرفت الفضل ربوہ

چائنا ہیئر ٹانک

• بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکتا ہے۔ ان کو لمبا اور مضبوط بناتا ہے۔ قیمت دس روپے

این میڈیکوز ۱۲ پونچھ روڈ۔ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۰۵۴